…ین توفیق خدای حسن آرای عشق آفرین

حضرت شیخ محمد سـرزی رضی اللہ تعالے عنہ منقول از

مثنوی مولانای روم علیہ الرحمۃ موسوم باسم تاریخی

مثنوی دردِ عشق

۱۲۸۴

از تصانیف شریف سعدی وقت خسرو ثانی عارف معارف

خدادانی حامی السنت والتوحید سیدنا و مولانا محمد عبد الرشید مدظلہم

در مطبع ہاشمی مطبوع طبائع اہلِ دلان شد

بسم الله الرحمن الرحیم

و نصلی علی محمد نبیه الکریم

تا ابد ای شہر بانو درد عشق — رو بسوی قلب کن ای مرد عشق

[illegible] حمد او ربیہ [illegible] — ہی بڑی بات اور چھوٹا منہ

اب کو شوق سی پہلی سجدہ ہوا ہین — نعت کا حرف زبان پر لائین

دل کدہر تو ہی آ خدا کے لئی — ہاتہہ اٹہاتا ہون اب دعا کے لئی

اسی ہمین بخشش فراوان بخش — خرد و نطق و جان ایمان بخش

بن طلب تو نی ہی دیا سب کچہہ — کیا طلب سی نہ دیگا تو اب کچہہ

کیون مری جان غم سی ہو کاہش — دیکہتا ہون مین تیری داد و دہش

اسی خوشا وقت مین کہون ربی — تو کہی یا تقول یا عبدی

[illegible] ... اصلاح دل کی استعداد باطنی حاصل کی کہ فہم معنی ... [illegible] شمس الدین مراد آبادی ... عفی الله عنه

کہ خوشی ہو گوہر مراد سے پر — آرزو کا ملے جواب انتظار

دل کی پوری ہوں آرزوئیں تمام — سب کا یارب بخیر ہو انجام

اسقدر اور مہربانی ہو — ذرہ درد کر عطا مجکو

عشق کی مے سے جام دل بھردے — مجکو بھی سرزمی الوکردے

سرزمی ایک تھی ولی اللہ — شاہ اقلیم عشق پناہ

عشق مولی میں ترک زر کہا کر — کروٹیون میں سات سال بسر

اس ریاضت سے دنیہ لیل و نہار — کہلتی تھی بس عجائب و اسرار

مگر اوس شاہ عاشقان کا نہ تہا — کوئی مقصود جز جمال خدا

شوق سے ایک روز ہو کی شکوہ — روتی تھے زار زار بر سر کوہ

اور کہتی تھی ای خدای کریم — درد دل سے ہی میرا حال سقیم

جلوہ حسن لایزال دکہا — اپنا یارب مجہی جمال دکہا

اس عنایت میں ہوگی دیر اگر — جان دیدونگا کوہ سے گرکر

آئی حق سی ندا بگوش حزین   ابھی اس مکرمت کا وقت نہین

کوہ سی تو اگر گرے سو بار   حفظ تیرا نہین ہے مجھے دشوار

مر رہی مین تجھے بچا لونگا   کر کی مرنے تجھے نہین دونگا

یہہ ندا سنکی با دل غمگین   کوہ سی گر پڑے بروی زمین

دل مین دریای غم بجوش و خروش   کیا کہون کب تلک رہی بیہوش

دیر کی بعد ہوش جب آیا   رو کی پہر اسطرح سے عرض کیا

نہ تو دیدار تو دکہاتا ہے   نہ مری دل کو صبر آتا ہے

آہ مری بہی تو نہین دیتا   کیا کرون وا مصیبتا دردا

حضرت حق سی یون ہوا ارشاد   چہوڑ اب کوہ شہر کر آباد

عرض کی شیخ نی کہ ای مولی   جا کی وان کام کیا کرون فرما

حکم آیا کہ ای عزیز جلیل   کام وہ کر کہ نفس ہووی ذلیل

از پی ذل نفس جاہ طلب   دربدر بہیک مانگ جا کر اب

ہاں یہی مین خوشی مری ابتو | خوار کر نفس کو جہان تک ہو

مالداروں سے مال کر کدیہ | دی فقیر و غریب کو ہدیہ

کیا سوال و جواب مین واللہ | عشق اسکی مری ہی ہی آگاہ

آگیا عشق کا زبان پہ نام | اب کہان دل کو ہو میسر آرام

عشق سامان بیقراری ہے | ورد ہر دم ہی آہ و زاری ہے

طالب عشق کون ہے کہ نہین | عشق سے ہی پر ہین آسمان و زمین

عشق ہی جرم آفتاب مین نور | ذرہ ذرہ ہے عشق سے معمور

ماہ مین عشق داغ بنکر ہے | واقف اس سے کہان سراسر ہے

جوشش عشق دیکھ لی مے مین | شورش نالہ عشق ہی نے مین

عشق ہی عارف خدا آگاہ | عشق ہے لا الہ الا اللہ

عشق نغمہ سرای رمز دلی | عشق پردہ کشای آہ دلی

عشق ہی راز دار بزم حضور | عشق ہی محرم سرای سرور

عشق کہتا ہی مجھسی کام نچھوڑ | قصہ عشق ناتمام نچھوڑ

مین نہ شاعر نہ مین سخندان ہون | عشق کا مین مطیع فرمان ہون

عشق حاکم ہی اور مین محکوم | قصہ شیخ کیون نہو مرقوم

حکم رب سی کہا عاشق اللہ | چلا ہی وان سی کہہ کی بسم اللہ

چشم پرنم یہہ کہتی جاتی تہی | ہی مقدم تری رضا سب سی

کیا مرا آبرو ہی مین کیا ہون | جو ترا حکم ہو بجا لاؤن

تن وجان و مال عزت وجاہ | تجہپہ قربان ای میری اللہ

شیخ نور ستی ہین تہی ابہی | شہر غزنین مین انکی دہوم مچی

تہنیت کو تہی سب وضیع و شریف | سرزی آج لاتی ہین تشریف

کہتی تہی شہر کی امیر و غریب | ایسی کب تہی بہلا ہماری نصیب

لاوین تشریف عاشق اللہ | بادشاہ سریر عزت وجاہ

آج غزنین کا مرتبہ ہی بلند | ہی ہمارا اسا کون دولتمند

شہر ایسی ولی کا مسکن ہے | رشک گلزار کوہ و برزن ہے

اور یہین دولت زیارت ہے | مفت سرمایہ سعادت ہے

جملہ خرد و کلان غرض فی الحال | شہر سی نکلی بہر استقبال

اور ادہر شیخ دین براہ دگر | آگئی چھپ کی شہر کی اندر

شرفا اور شہر کے امرا | جا کی خدمت مین سب نی عرض کیا

یا ولی اللہ السلام علیک | انما الخیر و الشکب لہ ہے

گہر سی آپ لی چلین تشریف | ہو خدارا قبول عرض نحیف

شیخ نی سب کو یہہ جواب دیا | مجکو قصر و محل سی کام ہی کیا

حکم ہی بہیک مانگون مین دردر | ہی یہی اپنا کوشک و منظر

عزت و آبرو سی کام نہین | ہین طلبگار ننگ و نام نہین

وہ گدائی کا مین کرون سامان | تا ملامت کری تمام جہان

لفظ اچہی ہون وقت سوال | ڈہونڈہی الفاظ مین ہو قال و مقال

اسطرح سی کرون مین گدیہ گری
صاف ظاہر ہو جس سی بی ہنری

ہر گدا یون کا ہی طریق پسند
تا کہ ذلت ہو مجکو چند در چند

طالب ننگ و نام کیا ہون مین
بندۂ مرضی خدا ہون مین

سنکی یہہ روپڑتا صغیر و کبیر
ہر طرف تہا غریو آہ و نفیر

اور وہ عاشق خدا جلیل
چلدئی لی کے ہاتہہ مین زنبیل

یہہ صدا تہا زبان پہ شام و پگاہ
اَعْطِنِي شَيْئًا اَعْطِنِي لِلّٰہ

یہہ صدا تہی زبان پہ جب آتی
حالت شیخ تہی بدل جاتی

کیا کرون اس صدا کا لطف بیان
عشق واقف ہی عقل ہی نادان

وہ مزا ہی جو مین لکہون اسکو
قصۂ شیخ پہر تمام نہو

الغرض پہرتا تہا شیخ یون ہی سوال
دو برس تک غرض رہا یہہ حال

ایک دن اک امیر پاس گئی
درد دل سی بہت اداس گئی

پہر ہوا حکم تو دوبارہ جا
تلخی زجر کر گوارا جا

حلم کی ساتھ شیخ جا پہنچے ۔ شاہ تب صورت گدا پہنچے

خوشدلی سی کہ شرم کی مارے ۔ پھیر دیا کچھ امیر کی بارے

تیسری بار پھر بحکم خدا ۔ شیخ نے جا امیر کو گھیرا

ہو کی برہم امیر نے جھڑکا ۔ زخم دل پر بہت نمک چھڑکا

شیخ بولی جو چاہی سو کہہ لے ۔ مجھکو دو کچھ نہ دو تو دے

وہ کی پھر کچھ امیر نے لالا ۔ اور کہا پھر تماشا سے جا

شیخ حلم خدا سی تھے مجبور ۔ ورنہ جاتی امیر پاس ضرور

اونکی آنکھوں میں ہیچ تھا شاہ بھی کیا ۔ مال و زر کی کچھ اونکو چاہ بھی کیا

تھی غلام اونکی بادشاہ و وزیر ۔ تھا دعا میں سب اونکی تاج و سریر

چاہتی جسکو شاہ کر دیتے ۔ داغ کو رشک ماہ کر دیتے

لطف فرمان سب کا اٹھاتی ہیں ۔ شیخ پھر جو بھی بار جاتے ہیں

جاتی ہی شیخ نے کہی یہ صدا ۔ مجھکو لینا اور کچھ نہ دلوا

مستغنی ہی وہ امیر بولا سخت
کیا ذرا بھی حیا نہیں کمبخت

آ چکا آج چند بار ہی تو
نہیں کچھ اپنے شرمسار ہی تو

کوئی ایسا نہیں گدا دیکھا
نہ گدا دشمن حیا دیکھا

کیا کہوں جو کہا امیر نے اور
آوی میری زبان پہ وہ کس طور

شیخ کی آ چشم نم ہو کے
یوں کہا اس امیر سی رو کی

تجھسی پایا بہت خباثت ہو
درد دل کی نہیں خبر تجھکو

تو نہ اتنی بھی ملامت کر
دل کہتا ہی کیوں خدا سی ڈر

تجھ میں گر حسن کا پتا ہوتا
پھر جو تو کہتا سب بجا ہوتا

حکم حاکم سی میں تو ہوں مجبور
رکھ عتاب و خطاب مجھسے دور

تجکو تو عشق سے ہی بیخبری
کیا کہوں تجھسے حال گدیہ گری

کہکی یہہ شیخ اسقدر روئی
ہی کبھی جیسی ابو البشر روئی

انکا رونا جو کوہ سن پاتا
ہو کی پانی تمام بہہ جاتا

رقت شیخ کر گئے تاثیر | رو پڑا ہو کے بیقرار امیر

پہر تو رونی کا یہہ بندھا سامان | ہر طرف تہی صدای آہ و فغان

جو وہان پر کہڑا تہا روتا تہا | سر پٹکتا تہا جان کہوتا تہا

شیخ تسکین اگر نہ فرماتے | سیکڑون روتی روتی مر جاتے

جب افاقہ ہوا تو کہین ساتہہ | لی گیا شیخ کا پکڑ کر ہاتہہ

اور کہا یہہ جو کچہہ خدا نے دی | جسقدر نقد و جنس سب ہی

لیجئے اور کیجئے ایثار | قابل نذر گو نہین زنہار

شیخ بولی کہ یہہ قباحت ہے | اسکی مجکو نہین اجازت ہے

حاجت مال و زر نہین مجکو | یہہ مبارک کری خدا تجکو

کہہ کی یہہ چل کہڑی ہوئی وان سی | رہ گئی سب وہ لوگ حیرت سی

پہر صبا بوی یار لاتی ہے | مژدہ نو بہار لاتی ہے

تازہ باقی ہین آج داغ جنون | خون سی لبریز ہی ایاغ جنون

آفتاب علم حق تابد ز جیب — گر بسوزی پردهٔ پندارِ دل

از نوای نی چه یابی حالِ نے — بشنوی تا نالہای رازِ دل

جام کیخسرو از آن بوی نیافت — دارد آن می ساغر مهوارِ دل

جلوهٔ مستانه نگار خودفروش — مشتری شد جلوه در بازارِ دل

غمزه بیطاهر شته نهار سپید — بگسلد بی عشق کی زنّارِ دل

قطعهٔ تاریخ از افاضات فضیلت پناه حکمت دستگاه عالم و عامل طبیب کامل جناب مولوی حکیم محمد صدیق صاحب فاض الله فیوضه علی الشاهد و الغائب تاریخ تصنیف و طبع

سید مخدوم مولانا رشید — کآفتاب اوج معنا آمده

قصهٔ خوبی که فرمود ست نظم — روکش نظم ثریا آمده

بهر تصنیفش بدل مرغوب سال — در دل صدّیق پیدا آمده

چون بطبعش رغبت دلها فزود — سال آن مرغوب دلها آمده

۱۲۸۹

ولہ تاریخ طبع

طبع شد چون مثنوی درد عشق | بہر تاریخش بدیدم سوی دل
وہ چہ شد صدیق موزون سال آن | مثنوی درد عشق از روی دل
۱۲۸۸

قطعات تاریخ نتیجہ فکر کاشف رموز سخندانی شہسوار میدان معانی
صاحب الفضائل والایادی جناب مولوی مرزا عبد اللہ بیگ صاحب مراد آبادی

تاریخ ختم کتاب

وہ چہ نیکو مثنوی درد عشق | کس بجز مہیا نہ دیدہ و نہ دید
زد بدل ناخن چو مسکین فکر سال | این ندا از غیب در گوشم رسید
دور کن پل من مزید انگہ بگو | مثنوی مولوی عبد الرشید
۳۵ | ۱۲۸۴

ولہ تاریخ طبع

مطبع کو کیون نہ عزت جہنی سی ملی سکی ہوئی | یہہ درد عشق عمدہ اک قصہ ملی ہے
تسبیح گوہرین ہی ہر ایک اسکا مصرع | تصنیف مولوی کی مقبول مثنوی ہے

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔